تعارف وتبصرہ

ادارہ

نام کتاب: نظم قرآن —— ایک تعارف

ناشر: دائرہ حمیدیہ، مدرسۃ الاصلاح۔ سرائے میر اعظم گڑھ

سن اشاعت: ۱۹۹۴ء

صفحات: ۹۶

قیمت: ۲۰ روپے

جن لوگوں نے بھی کتاب الٰہی کو اپنے فکر کا محور بنایا ہے اور اس کے لئے اپنے قلب وذہن اور وقت کو فارغ کیا ہے۔ وہ اس بات کے گواہ ہیں کہ قرآن مجید علوم ومعارف کا ایک ایسا سمندر ہے جس کی گہرائی کی کوئی تھاہ نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اس کے اسرار ورموز کی دریافت کا سلسلہ شروع ہی سے جاری ہے اور ہمیشہ جاری رہے گا۔

قرآن مجید کی جن معنوی تجلیات کا ذہن انسانی اب تک مشاہدہ کر سکا ہے ان میں سے ایک نظم قرآن کا علم بھی ہے۔ نظم قرآن کا مطلب ہے قرآن کی آیتوں اور سورتوں میں ایسے ربط وتناسب کی تلاش جس سے پورا کلام اپنے اجزاء ترکیبی کی ہم آہنگی کے ساتھ ایک منظم کلام معلوم ہو۔ اس نظریہ کے مطابق قرآن مجید محض پند ونصائح کا کوئی مجموعہ نہیں بلکہ ایک ایسی منظم ومربوط کتاب ہے جس کی ہر سورہ اور سورہ کی ہر آیت اپنے مقام پر پوری طرح موزوں ہے اور اپنی ترتیب کے لحاظ سے اس بات کی مظہر کہ یہ ایک ایسی ذات کا کلام ہے جو حکیم وخبیر ہے چنانچہ علماء طلبہ کی ایک جماعت آیتوں کے ساتھ سورتوں کی ترتیب کو بھی توقیفی مانتی ہے۔ جو علماء، قرآن مجید میں ربط ونظم کے قائل ہیں ان میں سب سے پہلا

نام علامہ ابوبکر نیشا پوری کا آتا ہے۔ ان کے علاوہ اس جماعت میں علامہ ابن جریر طبری، علامہ فخرالدین رازی، قاضی ابوبکر بن العربی، شیخ ولی الدین ملوی، ابوبکر بن زبیر، علامہ مخدوم علی مہائمی، شیخ برہان الدین البقاعی، امام ابن تیمیہ، علامہ ابن قیم، محمد بن عبداللہ زرکشی، امام شاطبی، شیخ محمد شلتوت اور شیخ منور ابن عبدالحمید لاہوری جیسے اساطین علم شامل ہیں۔ جدید دانشوروں اور محققین میں ڈاکٹر عبداللہ دراز، ڈاکٹر محمد احمد یوسف قاسم، ابوالفضل عبداللہ، محمد الصدیق النعمانی الحسنی، ابن شہید مسیلون، محمد بن کمال احمد الخطیب (مدیر مجلہ التمدن الاسلامی، دمشق) اور عائشہ بنت الشاطی وغیرہ کے نام قابلِ ذکر ہیں۔ جنھوں نے اپنی تصنیفات میں نظم قرآن کو بحث و تحقیق کا موضوع بنایا ہے۔ مولانا تھانویؒ، مولانا مودودیؒ اور سید قطبؒ نے بھی کسی حد تک اپنی تفسیروں میں اس کا لحاظ رکھا ہے۔ لیکن نظم کا ایک ایسا جامع تصور جو قرآن کی چند آیتوں اور اس کی الگ الگ سورتوں میں مناسبت تک ہی محدود نہ ہو بلکہ تمام آیتوں اور سورتوں کو ایک لڑی میں اس طرح پرو دے کہ ہر سورہ ایک حکیمانہ خطبہ یا ایسا مرتب کلام نظر آئے جس کا ایک متعین موضوع ہو اور جملہ سورتیں کتاب کے ابواب کی طرح ایک دوسرے سے متعلق دکھائی دیں، یہ فکر برصغیر کے معروف مفسر علامہ حمیدالدین فراہیؒ کا ہے جنھوں نے اپنے نقطۂ نظر کو پیش کرنے کے لئے نظم یا مناسبت کے بجائے ''نظام'' کا لفظ اختیار کیا ہے۔

مجموعی طور سے اب تک اس سلسلے میں دو طرح کا علمی و تصنیفی کام ہوا ہے۔ ایک تو وہ تفاسیر ہیں جن میں نظم کی رعایت کی گئی ہے۔ دوسرے وہ تصانیف ہیں جن میں براہ راست نظم کی اہمیت وافادیت پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ زیر تبصرہ کتاب کی غرض و غایت بھی شاید یہی ہے کہ نظم قرآن کی ضرورت و اہمیت اور اس کے مختلف پہلوؤں سے مختصر اور عام فہم انداز میں قرآنی علوم سے دل چسپی رکھنے والے عام لوگوں کو متعارف کرا دیا جائے۔ چنانچہ اسی مناسبت سے اس کا نام ''نظم قرآن ایک تعارف'' ہے۔ یہ کتاب کوئی مستقل تصنیف نہیں ہے۔ بلکہ اس میں پانچ علماء تفسیر کی متعلقہ تحریریں اس خوش اسلوبی اور نظم و ترتیب کے ساتھ جمع کر دی گئی ہیں کہ وہ نظم کے موضوع پر ایک قابل استفادہ رسالہ بن گیا ہے۔

یہ رسالہ امام ابن تیمیہؒ، امام زرکشیؒ، امام فراہیؒ اور مولانا امین احسن اصلاحی کے افادات

پرمشتمل ہے۔ دیباچہ کی جگہ علامہ فراہیؒ کی ایک تحریر شامل ہے جس سے نظم کی بنیادی اہمیت پر روشنی پڑتی ہے ابن تیمیہ کی تحریروں کا حوالہ دے کر کتاب کے مرتب (جس کا نام کتاب پر درج نہیں ہے) نے نظم سے دلچسپی رکھنے والے طلبہ کو ایک نئے نام کی طرف متوجہ کیا ہے۔ مجموعی طور سے اس کتاب میں امام فراہی کی تحریریں بارہ امام ابن تیمیہ کی تین، امام زرکشی کی تین، اور مولانا امین احسن اصلاحی کی آٹھ عناوین کے تحت پیش کی گئی ہیں۔ کتاب کا زیادہ تر حصہ علامہ فراہی کی تحریروں پر مشتمل ہے۔ جس کی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ تفسیر کی اب تک کی تاریخ میں وہ نظم قرآن کے سب سے بڑے شارح و ترجمان بلکہ معلم کی حیثیت سے ہمارے سامنے آئے ہیں۔

دیباچہ میں نظم قرآن پر اس انداز سے زور دیا گیا ہے:

"ہمارا اصل مقصد قرآن مجید سے نفع حاصل کرنا یعنی اسے سیکھنا سکھانا۔ اس پر عمل کرنا اور دوسروں کو دعوت عمل دینا ہے۔ ظاہر ہے اس سے فائدہ اٹھانے کے لئے پہلے اسے سمجھنا ضروری ہے اور کسی کام کو سمجھنا اس کے اجزاء کی ایک ترکیب اور ان کی باہمی نسبت کو جانے بغیر ممکن نہیں۔ بلکہ اجزاء کے معانی سے واقفیت بھی ان کی ترتیب و ترکیب کے علم پر موقوف ہوتی ہے، مولانا فراہی کے فلسفۂ نظام القرآن اور علم مناسبت (یا عام علم نظم) میں جو فرق ہے اسے صفحہ سولہ پر" مناسبت اور نظام میں فرق" کے تحت مولانا کی کتاب دلائل النظام سے لئے گئے ایک مضمون میں اس طرح واضح کیا گیا ہے "بعض علماء نے آیتوں اور سورتوں کی مناسبت پر کتابیں لکھی ہیں۔ لیکن قرآن کے مجموعی نظام پر میرے علم میں کوئی کتاب نہیں ہے۔ دونوں میں فرق یہ ہے کہ مناسبت نظم کا صرف ایک جز ہوتا ہے۔ اس لئے محض آیتوں کی ایک دوسرے سے مناسبت کلام کی نظمی وحدت کو منکشف نہیں کر سکتی۔ اور اس قسم کے تناسب کا طالب کسی بھی نوع کی مناسبت پر قانع ہو جاتا ہے اور اس مناسبت سے بے بہرہ رہتا ہے جس سے کلام اپنے جز کے باہمی ربط کے ساتھ منظم ہو کر ایک مستقل وحدت کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ ایسا شخص اکثر قریب کی آیتوں میں مناسبت تلاش کر لیتا ہے۔ حالانکہ وہ آپس میں مربوط نہیں ہوتیں۔ بلکہ وہ آیت اس سے پہلے کی کسی آیت سے دوری کے باوجود ربط رکھتی ہے۔"

صفحہ دس پر ایک عنوان ہے "علم نظم سے بے توجہی کے اسباب" جس میں مولانا فراہیؒ نے حکمت و باریک بینی کے ساتھ نظم سے غفلت و بے توجہی کے حقیقی اسباب پر روشنی ڈالی ہے۔ اور علم نظم پر اعتراضات

کا مختصر جواب دیا ہے۔ "نظم قرآن" (ص ۱۰) کی سرخی کے تحت مولانا فراہی کی تفسیر نظام القرآن کا وہ مقدمہ شامل کتاب ہے جس میں مفسر نے نظم کی سرسری تاریخ بیان کرنے کے بعد وہ محرکات بیان کئے ہیں جن کی وجہ سے اس عظیم کام کی طرف خود انھیں متوجہ ہونا پڑا۔ سب سے اہم اور پہلا محرک جو اس ذیل میں بیان کیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ امت اسلامیہ کا موجودہ افتراق و انتشار بنیادی طور پر تاویل قرآن میں اختلاف کا نتیجہ ہے۔ وہ لکھتے ہیں "اگر نظم پر علما، امت کی نظر ہوتی اور سورتوں کا مضمون ان کی نگاہوں سے اوجھل نہ ہوا ہوتا تو تاویل میں کسی قسم کا اختلاف نہ ہوتا بلکہ سب ایک ہی جھنڈے تلے جمع ہو جاتے۔"

"مناسبت اور نظام میں فرق" (۱۶) کے زیر عنوان مولانا فراہی کے "نظام" سے متعلق یہ خیال نقل کیا گیا ہے۔

"بحیثیت مجموعی نظام سے ہماری مراد یہ ہے کہ ہر سورہ ایک مکمل وحدت کی حامل نظر آئے۔ پھر وہ ماقبل و مابعد کی سورتوں سے بھی ربط و مناسبت رکھتی ہو۔ اس سے پہلے والی یا بعد کی کسی آگے کی سورہ سے مربوط و متعلق ہو۔ جیسا کہ ربط آیات کے سلسلے میں ہم نے کہا ہے کہ جس طرح آیتیں کبھی جملہ معترضہ کے طور سے آئی ہیں۔ اسی طرح بعض سورتیں بھی معترضہ ہوتی ہیں۔ اس اصل کو سامنے رکھیے تو آپ کو پورا قرآن از اول تا آخر اپنے اجزا، کی ترکیب و ترتیب کے ساتھ ایک منظم کلام نظر آئے گا۔"

ایک جگہ سورتوں کی مجموعی نظام پر علامہ فراہی کی اس بحث کو نقل کیا گیا ہے جس پر انھوں نے مکّی و مدنی سورتوں کے ملے جلے نو گروپ قائم کئے ہیں۔ یہ زمرہ بندی مطالب کے لحاظ سے نہیں ہے۔ بلکہ مکّیات کے ساتھ ایک یا ایک سے زائد مدنی سورتوں کے موقع و محل کے اعتبار سے ہے ان کے اس تصور سے قاری کو متعارف کرانے کے لئے پہلے (سورہ فاتحہ، البقرۃ، آل عمران، سورہ نسا، اور مائدہ) کی تفسیر غالبًا بطور نمونہ دی گئی۔ (ص ۴۸-۵۶) پہلے گروپ کی سورتوں کے بارے میں امام ابن تیمیہ اور امام زرکشی کے خیالات بھی کتاب میں موجود ہیں۔ جس سے یہ بحث مزید دلچسپ بن گئی ہے۔

مولانا امین احسن اصلاحی کے مضامین ان کی معروف تفسیر تدبر قرآن سے منقول ہیں جس

میں انھوں نے نظم پر مجموعی بحث کی ہے۔ اور زیادہ تر وہی باتیں ہیں جو اس کتاب میں موجود مولانا فراہیؒ کی تحریروں میں ہیں۔ اور یوں بھی (جیسا کہ انھوں نے تدبر میں لکھا ہے) نظم کے سلسلے میں ان کے خیالات دراصل مولانا فراہی کے آرا و نظریات کی ترجمانی ہیں۔ "سورہ فاتحہ پر دیباچۂ قرآن ہونے کی حیثیت سے ایک نظر" مولانا کی ایک اچھی بحث شامل کی گئی ہے۔ بعض سورتوں میں انھوں نے جو ربط دکھایا ہے اسے بھی کتاب کا حصہ بنایا گیا ہے۔ (ص ۷۰-۹۲) ترجیحات اور نظم" کے تحت مولانا اصلاحی کا یہ خیال پیش کیا گیا ہے کہ پورے قرآن میں لفظی و معنوی دو قسم کی ترجیحات ہیں (جیسے فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰن اور " وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ" وغیرہ) ہیں۔ جس سے نظم قرآن پر استدلال ہوتا ہے (۴۴) اس سلسلے میں مولانا کا کہنا ہے "مجھکو نظم کا یقین سب سے زیادہ ترجیحات ہی کی رہنمائی سے ہوا۔"

اس کتاب میں امام زرکشی کی بعض ایسی تحریریں شامل ہیں۔ جن سے واضح طور سے اس بات کا اندازہ ہوتا ہے کہ وہ نظم کے اس درجہ قائل ہیں کہ اسے قرآن کے کلام معجز ہونے کی اصل بنیاد مانتے ہیں نظم کے باب میں انھوں نے شیخ کمال الدین زملکانی کا یہ جامع خیال نقل کیا ہے جس سے نظم قرآن کی اہمیت پر روشنی پڑتی ہے۔ (ص ۸)

"شیخ کمال الدین زملکانی کہتے ہیں سورتوں کے درمیان مناسبت ثابت ہوجانے کے بعد آیتوں کے باہمی ربط کے بارے میں تم کیا کہو گے بلکہ غور کرنے سے تم پر یہ بات عیاں ہوجائے گی کہ پورا قرآن ایک کلمہ کے مانند ہے۔"

صفحہ ۵۴ پر "سورہ بقرہ تا سورہ مائدہ" اور کتاب کے آخر میں (ص ۹۶) پر "سورہ کوثر کا سابق سورہ سے ربط" کے تحت امام زرکشی کے خیالات پیش کیے گئے ہیں۔ امام ابن تیمیہؒ کے تصور نظم "پہلے گروپ کی سورتیں" (ص ۵۰) "سورہ البقرہ" (ص ۵۲) اور "آخری سورتوں میں ربط و مناسبت" کے عناوین کے ذیل میں پیش کیا گیا ہے۔ وہ سورہ اخلاص معوذتین اور سورہ فاتحہ کے ربط و تعلق پر بڑے موثر و جامع انداز میں لکھتے ہیں۔

"آخر میں سورہ اخلاص اور معوذتین ہیں۔ اخلاص میں اللہ کی ثنا ہے اور معوذتین میں بندہ کی اپنے رب سے استعاذ کی دعا ہے۔ ثنا دعا کے ساتھ ربط ہے جیسا کہ سورہ فاتحہ میں ہے۔ جو خدا

اور بندے کے درمیان برابر تقسیم ہے۔ دونوں کو جوڑ دیا ہے۔ اس کے نصف میں اللہ کی ثنا ہے اور نصف میں بندہ کے لئے دعائے خیر ہے اور ان میں جو مناسبت ہے وہ بالکل ظاہر ہے۔" (ص ۹۴۔۹۵)

مجموعی طور سے یہ رسالہ قرآن کریم کے علوم و معارف کی تشریح و تعبیر کے ضمن میں ایک قابلِ قدر کوشش ہے۔ جس کی سب سے بڑی افادیت یہ ہے کہ وہ قارئین کو قرآن کے مطالعہ و تدبر کی طرف راغب و متوجہ کرتا ہے۔ اسے دیکھ کر اس کا بھی احساس ہوتا ہے کہ علم کے موتی چننے کے لئے کس درجہ دقتِ نظر کی ضرورت ہے۔

اس کتاب میں ایک بڑی کمی یہ نظر آئی کہ اس پر مرتب کا نام نہیں ہے یہ غالباً گمنامی کی فراہی روایت کا تسلسل ہے۔ حالانکہ مرتب کے نام کے بغیر کتاب کے پایہ استناد پر اثر پڑتا ہے۔ علاوہ ازیں تحریروں کے ساتھ ان مآخذ کا حوالہ نہیں ہے جہاں سے انھیں کتاب میں منتقل کیا گیا ہے۔ مآخذ کا حوالہ اس کتاب کو مزید مفید و معتبر تحریروں کے ساتھ مصنفین کا کوئی تعارف نہیں ہے۔ یہاں تک کہ ان کا سنِ پیدائش و سنِ وفات بھی درج نہیں۔ کتاب میں مرتب یا ادارے کی طرف سے کوئی پیش لفظ نہیں ہے جس سے اس کتاب کی غرض و غایت یا اس کی ترتیب کے پس منظر سے قاری کو آگاہ کیا گیا ہو۔ نظم کے سلسلے میں صرف چار علماء کے افادات شامل کئے ہیں۔ جب کہ قائلین نظم کی فہرست بہت طویل ہے۔ شاید کتاب کے صفحات اور اس کے حجم کو محدود رکھنے کی مجبوری اس راہ میں حائل رہی ہو۔ ان کمیوں کے باوجود یہ ایک گرانقدر مجموعہ ہے اور نظم کلام میں دلچسپی لینے والوں کے لئے ایک قیمتی تحفہ ہے۔

(ایاز احمد اصلاحی)

مولانا فراہی کی نایاب کتابیں اب پھر دستیاب

رسائل الامام الفراہیؒ فی علوم القرآن

مولانا فراہیؒ کی تین معرکۃ الآرا تصانیف

صفحات: ۲۸۰، قیمت: ۶۵ روپے

(۱) دلائل النظام (۲) التکمیل فی اصول التاویل (۳) اسالیب القرآن کا مجموعہ

ملنے کے پتے

ادارہ علوم القرآن پوسٹ بکس نمبر ۹۹، سرسید نگر۔ علی گڑھ ۲۰۲۰۰۲

دائرہ حمیدیہ، مدرسۃ الاصلاح، سرائے میر، اعظم گڑھ۔ یوپی